کہ تمام ملک میں شیو سینا کے ورکر کسی بھی جگہ پاکستانی کھلاڑیوں کے میچ کو نہ ہونے دینے کے لئے میرے حکم کے منتظر رہیں گے ۔ چنانچہ ان کے حکم کی تعمیل یا کسی دیگر کے حکم کی تعمیل سے کچھ سر پھروں نے دہلی میں کھیل اسٹیڈیم کی پچ ہی کھود ڈالی، جبکہ اس جگہ شیو سینا چیف کی دھمکیوں کی وجہ سے زبردست پولس پہرہ تھا۔ اور اس کے کچھ دن بعد ہی بمبئی میں ہندوستانی کرکٹ کنٹرول بورڈ کے دفتر میں بھی کچھ شرپسندوں نے زبردست توڑ پھوڑ، اور آتشزنی کی واردات انجام دے ڈالی۔ جس کے نتیجہ میں ہندوستانی کرکٹ کنٹرول بورڈ کا قیمتی سامان یادگار، و تاریخی اور نادر ونایاب تمغے وغیرہ ضائع ہو کر رہے ۔ کروڑوں روپے کا نقصان جو ہوا وہ الگ ہے۔ اس کے بعد ہندوستان کے وزیر داخلہ بہادر شیو سینا چیف سے ملاقات کرنے ان کے دولت کدہ پر حاضری سے مشرف ہوئے تو نہ معلوم کیا راز و نیاز ہوا کہ شیو سینا چیف ایک سال تک پاکستانی کھلاڑیوں کے ہندوستان میں کرکٹ کھیلنے کے لئے رضامند ہو گئے۔ گویا شیو سینا چیف کی انگلیوں پر ہندوستان کا ڈھانچہ چل رہا ہے ۔ حکومت اور پولس سب بے بس ہیں ۔ فوج کیا کرے ۔ اس کی خدمات سے یہ سیاسی راہنما مستفیض ہونا ایسے موقع پر باعث شرم سمجھتے ہیں؟

اس موقع پر وزیر اعظم اٹل بہاری کا یہ جملہ خوب لطیفہ کے طور پر یاد رہے گا کہ "یہ رات کے اندھیرے میں کوئی سورما پچ نہیں کھود کرتا۔ یہ بہادری نہیں ہے۔ اگر بہادری دکھانی ہے تو سرحدوں پر جا کر غیر ملکی دشمنوں کا مقابلہ کیا جائے ۔" اس کے جواب میں شیو سینا چیف نے فرمایا کہ "ہم بہادر ہیں ہمیں ہتھیار مہیا کئے جائیں تاکہ ہم سرحد پر جا کر اپنی بہادری کے جوہر بھی دکھا دیں ۔" شیو سینا چیف کے اس جواب پر نئی دہلی سے شائع ہونے والے کثیر الاشاعت ہندی اخبار نو بھارت ٹائمز کے اداریہ میں اس لاجواب جملے نے بڑا ہی مزہ دیدیا کہ "کیا پچ کھودنے کے لئے حکومت سے پھاوڑے مانگے تھے جو سرحد پر دشمنوں سے لوہا لینے کے لئے ہتھیار مانگے جا رہے ہیں؟" اسے کہتے ہیں نہلے پہ دہلہ۔")

ہندوستان اور پاکستان دو پڑوسی ملک ہیں۔ ان کا فائدہ آپس میں دشمنی کشیدگی

یں نہیں بلکہ دوستی میں ہے۔ اور بقول وزیراعظم جناب اٹل بہاری باجپئی، پڑوسی کبھی الگ نہیں ہوسکتا ہے۔ اس لئے دونوں ملک ہمسایہ پڑوسی پڑوسی محبت و بھائی چارہ کے ساتھ اپنے اپنے ملک کے عوام کی فلاح و ترقی اور روشن مستقبل کے لئے اپنی تمام تر توانائی صرف کریں تو یہ دونوں ہی کے لئے ہر لحاظ سے بہتر ہوگا۔ ہتھیاروں کی دوڑ میں فوجی ساز و سامان کے لئے ایک دوسرے سے سبقت لیجانے کی خواہش سے دونوں میں کسی ملک کا بھلا نہ ہوگا نہ ہی عوام کی اقتصادی حالت میں سدھار ہوگا اور نہ ہی مہنگائی پر قابو پایا جاسکے گا۔ مقام شکر ہے کہ دونوں ملک کے عوام اور ان کے راہنماؤں نے اس حقیقت اور ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے آپس میں فروعی اختلافات کو دور کرنے کے لئے بات چیت و آمد و رفت کا سلسلہ شروع کر دیا ہے۔ اور اس کی شروعات ہندوستان کے وزیراعظم جناب اٹل بہاری باجپئی نے واگہ بوڈر سے بذریعہ بس لاہور جاکر کی ہے۔ ۲۱ر فروری ۱۹۹۹ء ہندوستان اور پاکستان دونوں ملکوں کی تاریخ میں ایک یادگار دن کے طور پر یاد رکھا جائے گا کہ اس دن ہندوستان کے وزیراعظم بس میں بیٹھ کر لاہور پہنچے جہاں ان کا گرم جوشی کے ساتھ استقبال کرنے کے لئے پاکستان کے وزیراعظم جناب محمد نواز شریف موجود تھے۔ اور ان کے ساتھ دونوں ملکوں کے عوام کی نیک تمنائیں نیک خواہشات ہیں۔ جس طرح ان دونوں ملکوں کے راہنماؤں نے حقیقت و سچائی کا احساس کرتے ہوئے دوستی کا ہاتھ بڑھایا ہے اور دونوں ملکوں کے عوام نے اس پر جوش و خروش کا مظاہرہ کیا ہے اس کو دیکھتے ہوئے ہمیں امید ہے کہ اب وہ دن دور نہیں جس طرح دونوں جرمنی اپنے آپسی اختلافات کو مٹا کر ایک ہو گئے اسی طرح ہندوستان اور پاکستان بھی اپنے اپنے اختلافات کو مٹا کر یا بالائے طاق رکھ دوستی و محبت اور بھائی چارگی کے اٹوٹ رشتے میں بندھ جائیں گے۔ انشاء اللہ۔